بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حرفِ آغاز

حبیب الرحمن اعظمی

قرآن وحدیث، سیر ومغازی اور تاریخِ عالم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مذاہب عالم میں دینِ اسلام کے سب سے بڑے حریف دو مذہب یہودیت ونصرانیت ہیں، اسلام کے اولین دور یعنی عہد نبوت میں بھی اسلام کے خلاف ان کی فتنہ انگیزیوں اور مقابلہ آرائیوں کا سلسلہ پورے شدومد کے ساتھ جاری رہا، کتاب الٰہی کی درج ذیل آیات بغور پڑھیے اور ان کے جذبۂ عداوت وعناد کا اندازہ کیجیے:

(۱) وَقَالُوا كُونُوا هُوداً أَوْ نَصارَى تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً. (البقرة:۱۳۵)

کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی ہوجاؤ تو درست راستہ پالوگے، آپ ان سے کہہ دیجیے: بلکہ میں حضرت ابراہیم کی ملتِ حنیف کا پیروکار ہوں۔

(۲) وَلَن تَرْضَى عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ.(البقرة:۱۲۰)

ہرگز تجھ سے راضی نہ ہوں گے یہود اور نہ نصاریٰ یہاں تک کہ تو ان کی ملت کا تابع ہوجائے۔

غالباً اسی لیے قرآن حکیم نے ”صراط مستقیم“ کی تفسیر کرتے ہوئے ایجابی پہلو میں منعم علیہم کا اور سلبی پہلو میں مغضوب علیهم اور ضالّین ہی کا ذکر کیا ہے اور اس اہتمام سے کہ جب تک یہ سلبی پہلو ذکر نہ کیا جائے اس وقت تک صرف ”صراط الذين انعمت عليهم“ ان کے پورے مفہوم کو ادا ہی نہیں کرتا، پھر اس دعا کے پنج وقتہ تعلیم کرنے میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ملتِ حنیفیہ وامتِ مسلمہ پر سب سے زیادہ خطرہ ہے تو شاید ان مغضوب عليهم اور ضالّین کی اتباع کا ہے جس کا دوسرا نام یہودیت اور نصرانیت ہے۔

سیرت ومغازی کا معمولی طالب بھی جانتا ہے کہ یہود مدینہ معاہد ہونے کے باوجود شرائط معاہدہ کے بالکل خلاف کفارِ قریش سے ساز باز کرتے رہتے اور چپکے چپکے ان کو مسلمانوں کے متعلق خفیہ اطلاعات فراہم کرنے میں لگے رہتے تھے، اور مشرکین مکہ کو رسول اللہ ﷺ کے خلاف جنگ پر ابھارتے رہتے تھے، کون نہیں جانتا کہ غزوۂ احد اور غزوۂ خندق کے برپا کرنے میں انھیں یہود کی خفیہ سرگرمیوں کا ہاتھ تھا۔

پھر اس پر انھوں نے بس نہیں کیا؛ بلکہ داعی اسلام، رحمت کائنات ﷺ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے تک کی متعدد بار سازشیں کیں اور جیسے جیسے اسلام ترقی کرتا رہا اسی قدر یہودیت ونصرانیت بڑھ بڑھ کر اس کے مقابلہ پر آتی رہی، یہاں تک کہ فتح مکہ کے بعد مشرکین عرب نے اسلام کے آگے سپر ڈال دی اور ان کی طرف سے اسلام کو اتنا اطمینان ہوگیا کہ صاف لفظوں میں اعلان کردیا گیا کہ ”إنَّ الشیطان قد اَیِس ان یعبده المصلون فی جزیرة العرب“ شیطان اب مایوس ہوگیا ہے کہ نمازی مسلمان جزیرۂ عرب میں اس کی پوجا کریں گے۔

لیکن یہودیت ونصرانیت کا عَلَم جنگ اسلام کے بالمقابل برابر لہراتا رہا اور کسی وقت بھی اسلام کو ان کی فتنہ انگیزیوں اور دسیسہ کاریوں سے اطمینان میسر نہ ہوا، حتیٰ کہ اللہ کے رسول، نبی رحمت ﷺ کو اپنے آخری لمحات میں مسلمانوں کو یہ حکم دینا پڑا اخرجوا الیهود والنصاریٰ من جزیرة العرب. یہود ونصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے باہر نکال دینا، اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ یہودیت ونصرانیت کا یہ حریفانہ ومعاندانہ رویہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے عہد میں بھی جاری رہا اور اپنی مسلسل ہزیمتوں کے باوجود یہ پیچھے ہٹنے پر آمادہ نہ ہوئے، آگے چل کر خلفائے بنوامیہ، وبنوعباسیہ کے دور میں بھی ان کی شرارتوں کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا۔ خلافت عباسیہ کے بعد مملکت اسلامیہ حصہ درحصہ تقسیم ہوگئی، جس کی وجہ سے ان کی پہلی جیسی قوت وشوکت باقی نہ رہی تو نصرانیت ایک حد تک منظّم ہوکر مسلم حکمرانوں پر حملہ آور ہوئی اور ایک طویل عرصہ تک انھیں جنگوں میں الجھائے رکھا، تاریخ میں عیسائیت ویہودیت کی اسی متحدہ آویزش کو صلیبی جنگوں سے ذکر کیا گیا ہے، حتیٰ کہ صلاح الدین ایوبی جیسے باکمال فرزندِ اسلام کی پوری زندگی ان کی سرکوبیوں کی نذر ہوگئی؛ البتہ صلاح الدین ایوبی نے آخر میں انھیں ایسی عبرتناک وہمت شکن شکست دی کہ دست بدست نبرد آزمائی کے بجائے انھیں مجبوراً اپنی معاندانہ سرگرمیوں کا رخ بدلنا پڑگیا اور اب انھوں نے اپنی پوری توجہ قرآن وحدیث اور اسلامی عقائد واعمال کے بزعم خود ابطال کی جانب پھیردی

اوراسی پر بس نہیں کیا؛ بلکہ خود رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اور ہر عیب سے بری سیرت مطہرہ کو طعن وتشنیع کا ہدف بنانے میں اپنے علم وفکر؛ بلکہ صحیح معنوں میں دجل وفریب کی پوری طاقت جھونک دی، اور اپنے مسلم نما شاگردوں یعنی مستشرقین کی ایک فوج تیار کرکے عالم اسلام میں پھیلادی جس کا سلسلہ تاہنوز جاری وساری ہے، یہود ونصاریٰ کے ساختہ پرداختہ ان مستشرقین نے اسلام اور تعلیمات اسلام کو اپنے فکر ونظر اور قلب ودماغ کی سیاہیوں سے داغ دار بنانے میں اپنی جیسی تمام کوششیں صرف کرڈالیں؛ مگر اللہ رب العزت کا پسندیدہ دین اسلام آج بھی مذاہب وملل کے افق پر آفتاب وماہتاب کی مانند چمک رہا ہے۔

بہرحال اسلام کے خلاف یہودیت ونصرانیت کی یہ معاندانہ روش بدستور قائم ہے اور موجودہ دور میں اپنے مادی وسیاسی استعلاء کے پیش نظر اس کوشش میں مصروف ہے کہ دنیا کے نقشہ سے نام ہی کی سہی اسلامی مملکتوں کا نام ونشان مٹادے۔ افغانستان، عراق، لیبیا، مصر، شام وغیرہ مسلم ممالک میں جو کچھ ہوا اور ہورہا ہے، یہ سب اسی اسلام کے خلاف حریفانہ ذہنیت کا شاخسانہ ہے، ترکی کی حالیہ فوجی بغاوت کے بارے میں اہل دانش وبینش کا بھی یہی اندازہ ہے کہ اس کے پیچھے اسی فتنہ انگیز طاقت کا غیر مرئی ہاتھ ہے، یہ بغاوت ترکوں کی خوش بختی سے اگرچہ ناکام ہوگئی ہے؛ مگر زندگی کے شعبوں پر اس کا جو منفی دیرپا اثر پڑے گا اس سے کیونکر انکار کیا جاسکتا ہے۔

یہ معاند طاقت اس بات کو قطعاً برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہے کہ کوئی مسلم حکمراں اسلام اور مسلمانوں کے صلاح وفلاح کی بات کرے؛ چنانچہ مصر کے سابق حکمراں مرسی (جو عوام کے منتخب رہنما تھے) کا حشر دنیا کے سامنے ہے کہ تخت حکومت سے اتار کر انھیں زنداں کی سلاخوں کے پیچھے پہنچادیا گیا؛ چونکہ ترکی کے صدر طیب اردگان کا جرم بھی یہی ہے کہ وہ آج کے دور میں اسلام اور مسلمانوں کا نام لیتے ہیں؛ اس لیے انھیں بھی صدام وقذافی کی طرح موت کے گھاٹ اتارنے یا مرسی کی طرح پس دیوار زنداں کردینے کا منصوبہ تھا؛ مگر اللہ رب العزت نے ان کی یاوری کی کہ باغیوں اور ان کے پشت پناہوں کی ساری تدبیریں رائگاں گئیں "مَکَرُوا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ"

❁ ❁ ❁